اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت و اطاعت

مشقی سوالات کے جوابات

سوال نمبر 1: اللہ تعالیٰ کی محبت سے کیا مراد ہے؟

جواب: اللہ تعالیٰ سے محبت:

اللہ تعالیٰ کی محبت سے مراد ہے کہ اس کے احکام کو دِل سے تسلیم کیا جائے۔ اسی لیے فرمایا ہے کہ:۔

وَالَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبًّا لِلَّهِ ۔ (البقرہ: 165)

ترجمہ: جو لوگ ایمان لے آئے وہ اللہ تعالیٰ سے بہت محبت کرنے والے ہیں۔

تکمیل ایمان:

ایمان کی تکمیل محبت کے بغیر ممکن نہیں کیونکہ جس عمل میں محبت کی کارفرمائی نہ ہو وہ کھوکھلا اور بے توفیق ہوتا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ محبت کرنے والا جس سے محبت کرتا ہے اس کا فرمانبردار ہوتا ہے۔ ایمان کا تقاضا ہے کے اللہ سے محبت کی جائے۔

سوال نمبر 2: رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کیوں ضروری ہے؟

یہ سوال ہر انسان کے ذہن میں پیدا ہوگا اللہ تعالیٰ کا اکرم ہے کہ اِس نے خود اِس کا راستہ بتا دیا ہے۔ ارشاد ہوا۔

قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ۔ (آل عمران: 31)

ترجمہ: کہہ دیجئے اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا تمہارے گناہ بخش دے گا اللہ تعالیٰ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔

اسوۂ رسول ﷺ:

محبت الٰہی اسوۂ رسول ﷺ کی پیروی ہی کا نام ہے اطاعت میں مکمل خود سپردگی درکار ہوتی ہے۔ ظاہری عمل کے پیچھے دلی چاہت اور قلبی میلان ضرور ہوتا ہے وگرنہ یہ عمل منافقت بن جاتا ہے اس لئے اس پر متنبہ فرماتے ہوئے ارشاد ہوا:۔

فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُونَ حَتَّىٰ يُحَكِّمُوكَ فِيمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوا فِي أَنفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوا تَسْلِيمًا۔ (النساء: 65)

ترجمہ: تمہارے رب کی قسم یہ لوگ اِس وقت تک ایمان والے نہیں جب تک اپنے تنازعات میں آپ ﷺ کا حکم نہ مان لیں اور پھر یہ کہ جو فیصلہ آپ ﷺ کریں اس پر تنگ دل نہ ہوں بلکہ پورے طور پر اسے تسلیم کرلیں۔

اطاعت اتباع کی عملی شکل ہے اس سے ایمان کے تقاضے پورے ہوتے ہیں اور تسلیم و رضا کی برکات حاصل ہوتی ہیں۔

جواب: قرآنِ کریم کی روشنی میں ختم نبوت:

حضور اکرم ﷺ پوری انسانیت کے لئے ابدی صحیفہ ہدایت لے کر تشریف لائے آپ ﷺ کی تشریف آوری سے ہدایت کا سلسلہ اپنے اتمام کو بھی پہنچا اور اختتام کو بھی کہ ارشاد ہوا:۔

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِىْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا۔ (مائدہ: 3)

ترجمہ: آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے اسلام کو بطور دین پسند کر لیا۔

اسلام ایک مکمل دین / خاتم الانبیاء ﷺ:

دین مکمل نعمت مکمل اور اسلام پر رضائے الٰہی کا واضح اظہار رسول اکرم ﷺ کے آخری نبی اور رسول ہونے کا اعلان ہے۔ اب کسی اور نبی کی ضرورت نہیں رہی اس لئے کہ احکام الٰہی مکمل ہو گئے۔ اب اسوہ رسول ﷺ کو تا ابد مشعل راہ بناتا ہے اور پیغام الٰہی کو اپنا دستور حیات سمجھتا ہے کہ یہ انسانیت کے لئے شرف بھی ہے کہ اب اسے دائمی ہدایت کا اہل گردانا گیا اور اِس کو مرکز آشنا کر دیا گیا کیونکہ رسول اکرم ﷺ قبل انبیائے اکرام علیہم السلام علاقوں قبیلوں یا خاص قوموں کی طرف مبعوث ہوئے تھے اس لئے مختلف معاشرے تشکیل پاتے رہے اب آپ ﷺ کی آمد سے بین الاقوامیت کا تصور ابھرا ایک مرکز ایک اسوہ ایک صحیفہ ہدایت نے نسل انسانی کو وحدت آشنا کر دیا قرآن مجید میں ارشاد ہے:۔

قُلْ يٰاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا۔ (الاعراف: 158)

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِّن رِّجَالِكُمْ وَلَٰكِن رَّسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ ۗ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا۔ (الاحزاب: 40)

ترجمہ: محمد ﷺ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں آپ ﷺ تو اللہ تعالیٰ کے رسول اور انبیاء کے خاتم ہیں۔